قرآن مجید میں عدد اُنیس (۱۹) کا اعجازی پہلو: ایک تحقیقی جائزہ

The miraculous feature of digit (19) in the Holy Quran, a critical analysis

سراج الاسلام حنیف[i]

Abstract

The Quran Karim is a divine book and an everlasting and unchangeable miracle. It has been alleged since long that the digit 19 has and extraordinary relation with the Holy book and the Surah therein. A specific so called Muslim sect is of the opinion that the Holy Quran has an arithmetic base and they have pondered over to bring the every Surah of the Holy Quran in accordance with their self made formula. This claim has done only to deceive the humble Muslims and challenge the miraculous standard of the Holy book. We have presented a critical review of the same outlook in this article and have disclosed the actual background behind this allegation.

ہمارے لوگ بڑے عجائب پسند ہیں بلکہ بسا اوقات اچھے خاصے پڑھے لکھے اور دین دار لوگ بھی اس عجائب پسندی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ذرا کہیں سے معلوم ہو جائے کہ کوئی نئی بات ایسی سامنے آئی ہے جس کا تعلق دین سے ہے جس سے دین کی حقانیت مزید واضح ہو جاتی ہے تو جذبات کے رو میں بہہ کر بلا سوچے سمجھے، نتائج کا خیال کیے بغیر اُس تحقیق کو قبول کر کے اُس کی بھرپور تشہیر کی جاتی ہے اور تحقیق کرنے پر معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ تحقیق نہیں بلکہ تشکیک ہوتی ہے جسے مسلمانوں کے بنیادی عقائد کو تباہ کرنے کے لیے گھڑا جاتا ہے۔ ہماری اس قومی عادت کا نقشہ ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ[1] نے اِس طرح پیش کیا ہے:

مذہب میں بہت تازہ پسند اس کی طبیعت کر لے کہیں منزل تو گُزرتا ہے بہت جلد
تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا ہو کھیل مریدی کا تو ہَرتا ہے بہت جلد
تاویل کا پھندا کوئی صیّاد لگا دے یہ شاخِ نشیمن سے اُترتا ہے بہت جلد[2]

---

i اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان

جتنا مجھے یاد پڑتا ہے، ۱۹۷۳ء سے یہ بات چل رہی ہے کہ عدد "۱۹" کا قرآن مجید سے ایک خاص تعلق ہے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ دعویٰ بھی کیا جا رہا ہے کہ قرآن مجید کی ایک ریاضیاتی بنیاد ہے جو ۱۹ کا ہندسہ ہے۔ اس سلسلے میں پہلی بات یہ کہی گئی ہے کہ چونکہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے "۱۹" حروف ہیں اس لیے ۱۹ کا عدد ایک خاص عدد ہے لیکن یہ محض ابلہ فریبی ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے حروف ۱۹ نہیں بلکہ اس کے حروف ۲۱ ہیں، اس لیے کہ یہ جملہ اصل میں بِاسْمِ اللّٰہ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہے۔ لفظِ اسْمٌ کا الف خاص طرزِ کتابت کی وجہ سے نہیں لکھا جاتا، ورنہ قرآنِ عزیز میں فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ[3]، سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى[4] اور اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ[5] میں الف موجود ہے۔

اگر یہ بات مانی جائے کہ بِسْمِ اللّٰہِ میں "الف" موجود نہیں تو اس کا مادہ بسم رہ جائے گا جس کے معنی "بے آواز ہنسنے" کے ہیں، اسی طرح الرَّحْمٰنُ کا وزن فعلان کا ہے جیسے سعدان، حیران اور غفران جیسے مشتقات آئے ہیں، اور قرآنِ عزیز میں اور عام طور پر عربی طرزِ کتابت میں جب الف کی آواز کو طویل انداز میں ادا کرنا مقصود نہ ہو تو الف کی بجائے کھڑا زبر لگا دیا جاتا ہے، جو شمار میں الف ہی شمار ہوتا ہے، چونکہ بِسْمِ اصل میں بِاسْمِ اور رَحْمٰنٌ اصل میں رَحْمَانٌ ہے، اس لئے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے حروف کی تعداد "۱۹" نہیں بلکہ "۲۱" ہے۔ اس کی تائید کے لیے سورۃ المائدۃ میں سے کچھ مثالیں پڑھیے: الطَّيِّبٰتُ[6] الطَّيِّبٰتُ، الكِتٰبُ، المحصَنٰت، المؤمنٰت، الخٰسرين[7] لٰمَسْتُمْ[8] الصّٰلِحٰت[9] أَصْحٰب[10]

اِن آیات میں الف کی بجائے کھڑا زبر ہے، اسی طرح سورۃ الفاتحۃ میں مٰلِکِ میم اور الف کے ساتھ نہیں بلکہ کھڑے زبر کے ساتھ ملتا ہے۔ اگر اِن ساری آیات میں "الف" کو خارج از شمار کیا جائے تو کیا اِن کے معانی قائم رہ سکتے ہیں؟ بالکل یہی صورت الرَّحْمٰنُ کی ہے، اگر اِس کے کھڑے زبر کو الف شمار نہ کیا جائے، تو مادہ رحم سے فَعْلَنْ ایک ایسا جدید مشتق شمار کرنا پڑے گا جس سے عربی زبان قطعاً ناواقف ہے۔

اس کڑی کی دوسری بات یہ ہے کہ حروف مقطعات کسی نہ کسی طرح "۱۹" کے عدد کے گرد گھومتے ہیں، لیکن یہ بھی محض ابلہ فریبی اور دفع الوقتی ہے۔ اگر واقعی یہی بات ہے تو پھر سارے قرآن عزیز میں ایک ہی طریقہ ہونا چاہئے، برخلاف اِن مدعیین کے، جو اپنا مقصد کبھی حاصلِ ضرب سے حاصل کرتے ہیں اور کبھی حاصلِ تقسیم سے۔

ان لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ سورۃ الاعراف میں حرف ص کی تعداد اتنی ہے جو ۱۹ پر تقسیم ہو جاتی ہے۔ اس دعویٰ کے اِثبات کے لیے سورۃ الاعراف کی آیت: ۶۸ میں لفظ بَسطۃً پر جو حرف ص بنا ہوا ہے، اُس کو بھی شمار میں لیا گیا ہے، حالانکہ ہر عربی دان جانتا ہے کہ پوری عربی زبان میں بصطٌ کوئی مادہ نہیں۔

سورۃ البقرۃ۲ :۲۴۷، اور سورۃ الاعراف۷ :۶۸ میں جو ص کا حرف ہے، وہ صرف اس لیے ہے کہ قُرّاء نے اسے سین، اور طاء کے ہم مخرج ہونے کے باعث مُفْخَمْ [پُر اور بھری] آواز میں ادا کیا ہے، ورنہ ظاہر ہے کہ جب عربی زبان میں بصط کوئی مادہ ہی نہیں ہے تو بَسطةً میں حرف ص کہاں سے آئے گا، یہ کس قدر دلچسپ ابلہ فریبی ہے؟

تیسری اور آخری بات اس سلسلے میں یہ کہی گئی ہے کہ "۱۹" کا ہندسہ قرآنِ عزیز میں موجود ہے، اس لیے یہ ضرور اس کے تقدس کی بنیاد فراہم کرتی ہے، لیکن یہ بھی صرف دعوی ہی دعوی ہے، اس لیے کہ اگر کسی عدد کے تقدس کی دلیل یہ بن سکتی ہے کہ اُس کا ذکر قرآنِ عزیز میں کیا گیا ہے، تو پھر درجِ ذیل اعداد کے بارے میں کیا خیال ہے:

مثلاً: عدد[۲] سورۃ النساء۴ :۱۱ اور ۱۷۶، سورۃ التوبۃ۹ :۳۶ اور سورۃ المؤمن ۴۰ :۱۱

عدد[۳] سورۃ البقرۃ۲ :۱۹۶، ۲۲۸، سورۃ آل عمران۳ :۴۱، ۱۲۴، سورۃ النساء۴: ۱۷۱، سورۃ المائدۃ۵: ۷۳، ۷۹۔

عدد[۴] سورۃ البقرۃ۲ : ۲۳۶، ۲۲۶، ۲۶۰، سورۃ النساء۴ :۱۲، ۳، ۱۵، سورۃ التوبۃ۹: ۲، ۳۶، سورۃ النور۲۴ :۴، ۶، ۸، ۱۳، ۴۵، سورۃ فاطر ۳۵ :۱

عدد[۸] سورۃ الانعام۶ :۱۴۳، سورۃ القصص۲۸ :۲۷، سورۃ الزمر ۳۹ :۶، سورۃ الحاقۃ۶۹ :۷، ۱۷

عدد[۱۰] سورۃ البقرۃ۲ :۲۳۴، سورۃ المائدۃ۵ :۸۹، سورۃ الانعام۶ :۱۶۰، سورۃ الاعراف۷ :۱۴۲، سورۃ ہود۱۱ :۱۳، سورۃ طٰہٰ۲۰ :۱۰۳، سورۃ القصص۲۸ :۲۷، سورۃ الفجر۸۹: ۲

عدد[۱۲] سورۃ البقرۃ۲ :۶۰، سورۃ المائدۃ۵ :۱۲، سورۃ الاعراف۷ :۱۶۰[دوبار]، سورۃ التوبۃ۹ :۳۶

عدد[۴۰] سورۃ البقرۃ۲ :۵۱، سورۃ المائدۃ۵ :۲۶، سورۃ الاعراف۷ :۱۴۲، سورۃ الاحقاف۴۶ :۱۵

یہ اعداد تو زیادہ مقدس ہوں گے اس لیے کہ ان کا ذکر ایک سے زیادہ بار آیا ہے۔

نیز اگر یہ دعویٰ بالفرض صحیح بھی ہو کہ قرآن عزیز میں بعض حروف کی تعداد بعض سورتوں میں ایسی ہی ہے کہ "۱۹" پر برابر تقسیم ہو جاتی ہے، تو یہ بات قرآنِ عزیز کے آسمانی کتاب ہونے کی دلیل کس طرح بن جاتی ہے؟ دعویٰ اور دلیل کے مابین منطقی ربط کیا ہے؟ اگر کوئی عقل مند یہ کہے کہ کہ زمین گول ہے اس لیے کہ چاوٗل کا رنگ سفید ہوتا ہے، یا کوئی علامہ زمان، مناظر دوران اور واعظِ خوش اِلحان یہ کہے کہ لیموں چونکہ درختوں میں پھلتا ہے اس لیے مچھلیاں پانی میں ہوتی ہیں، تو ایسی دلیلوں کے جواب میں کوئی کیا کہہ سکتا ہے؟

دراصل عدد "۱۹" کے تقدس کی تشہیر بہائیوں[11] کی تبلیغی مہم کا حصہ ہے۔ امریکہ میں بہت سے بہائی رہتے ہیں، انہوں نے اس مقصد کے لیے ایک مصری قبطی "رِچرڈ کیلف" کی خدمات حاصل کیں جس

نے منافقانہ طور پر اسلام قبول کیا۔ بعض افریقی ممالک میں بظاہر اسلام کی کچھ خدمت بھی کی اور اپنا نام "رشاد خلیفہ" رکھا اس سے بہائیوں نے اس سلسلے میں بہت کام لیا۔ ۱۹۸۷ء میں اُس نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ۳۱ جنوری ۱۹۹۰ء کو رات کے دو بجے اُسے کسی نے قتل کر دیا[12]۔ اس فتنے کا بانی یہی رشاد خلیفہ [رچرڈ کیلف] ہے اُس نے ۱۹ کے عدد کو مقدس ہونے کا دعویٰ کیا اور اسے ریاضیاتی بنیادوں پر بزعمِ خویش دلائل مہیا کیے اور اس کے لیے کلیات ایجاد کیں۔ بہائیوں کی ۱۹ عدد سے اتنی وابستگی ہے کہ ہر بہائی ہال پر خواہ وہ کہیں بھی ہو، جلی قلم سے ۱۹ کا عدد لکھا ہوتا ہے، اُن کا مذہبی کیلنڈر ۱۹ مہینوں کا ہوتا ہے۔ ہر مہینہ کے دن ۱۹ ہوتے ہیں، اسی طرح وہ شمسی سال کے ۳۶۵ دنوں کو ۱۹*۱۹=۳۶۱ پر تقسیم کرکے اور اُس پر چار دنوں کو سال کے ایامِ مسترقہ قرار دے کر ۳۶۵ کا عدد پورا کر لیتے ہیں۔

عدد ۱۹ کے تقدس کی دلیل بھی بڑی عجیب و دلچسپ ہے۔ بہائی مذہب کا بانی علی محمد باب شیراز کے ایک شیعہ گھرانے میں ۱۸۱۹ کو پیدا ہوا تھا، اگر اُس کے سن پیدائش کے چاروں اعداد کو جمع کیا جائے تو حاصلِ جمع "۱۹" ہوتا ہے، اس طریقے پر: ۹+۱+ ۸+۱=۱۹، اس لیے اُن کے نزدیک "۱۹" کا ہندسہ مقدس ہے۔ اب انہوں نے مسلمانوں میں تبلیغی کام کرنے کے لیے اس عدد کو قرآنِ عزیز کی ریاضیاتی بنیاد بنا کر اس کا بڑے پیمانے پر چرچا شروع کیا لیکن جب بعض قرآنی آیات رچرڈ کیلف کے خود ساختہ ریاضیاتی کلیوں کے مطابق نہ نکلیں تو اُس نے اُن آیات ہی سے انکار کر دیا، مثلاً اُس نے سورۃ التوبۃ کی آخری دو آیات کو وضعی قرار دے کر اور انہیں الحاق کہہ کر خود ہی قرآن مجید میں نقص اور زیادت موجود نہ ہونے کی تردید کی، اور اُس نے کہا کہ: "کمپیوٹر نے ایک تاریخی جرم کا اظہار کر دیا۔ اللہ کے کلام میں تحریف، قرآن میں دو آیات وضعی نکلیں۔

قرآن کے ہندسی ضابطے میں ۹ نقائص دریافت کر لیے گئے، یہ تمام نقائص سورۃ نمبر ۹ کی آخری دو آیتوں میں پائے گئے[13] "بہائیوں کی اس ساری محنت کا اصل مقصد یہی تبصرہ تھا کہ اللہ تعالی کی آخری مقدس کتاب قرآن مجید کو کسی طریقے سے محرف ثابت کریں تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری، مگر ہمارے نادان علماء، وزراء، دانشور اور عوام اب بھی خوابِ خرگوش میں ہیں، ان لوگوں کو شاید نہیں معلوم کہ قرآن مجید میں صاف اعلان ہے کہ:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ[14] "یہ یاددہانی: ہم ہی نے اُتاری ہے اور ہم ہی اِس کے محافظ ہیں۔"

یعنی اس کتابِ عظیم کی حفاظت اوراس کے قیام وبقا کا مسئلہ انسانوں کے ساتھ متعلق نہیں ہے بلکہ خالقِ کائنات سے متعلق ہے، اُس نے اس کتابِ زندہ کے قیام وبقا اور حفاظت کا ایسا زبردست انتظام کیا ہے کہ اگر دنیا کے سارے محرفین مل کر اس میں تحریف کرنے کی کوشش کریں تو اس میں دو آیات تو بہت بڑی چیز ہے، دو حرفوں بلکہ دو اعرابوں کا اضافہ یا کمی تک نہیں کرسکتے۔ خود مسلمانوں کی تاریخ میں اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔

نتائج

یہ محض ابلہ فریبی ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے حروف ۱۹ ہیں بلکہ اس کے حروف ۲۱ ہیں، اس لیے کہ یہ جملہ اصل میں بِإِسْمِ لله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہے۔ اس سلسلے میں یہ کہی گئی ہے کہ "۱۹" کا ہندسہ قرآنِ عزیز میں موجود ہے، اس لیے یہ ضرور اس کے تقدس کی بنیاد فراہم کرتی ہے، لیکن یہ بھی صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔

دراصل عدد "۱۹" کے تقدس کی تشہیر بہائیوں[15] کی تبلیغی مہم کا حصہ ہے۔ اس فتنے کا بانی یہی رشاد خلیفہ [رچرڈ کیلف] ہے اُس نے ۱۹ کے عدد کو مقدس ہونے کا دعویٰ کیا اور اسے ریاضیاتی بنیادوں پر بزعمِ خویش دلائل مہیا کیے اور اس کے لیے کلیات ایجاد کیں۔ بہائیوں کی ۱۹ عدد سے اتنی وابستگی ہے کہ ہر بہائی ہال پر خواہ وہ کہیں بھی ہو، جلی قلم سے ۱۹ کا عدد لکھا ہوتا ہے، اُن کا مذہبی کیلنڈر ۱۹ مہینوں کا ہوتا ہے۔ بہائیوں کی اس ساری محنت کا اصل مقصد یہی تبصرہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی آخری مقدس کتاب قرآن مجید کو کسی طریقے سے محرف ثابت کریں تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری، ان لوگوں کو شاید نہیں معلوم کہ قرآن مجید میں صاف اعلان ہے کہ:

> إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ[16] "یہ یاددہانی: ہم ہی نے اُتاری ہے اور ہم ہی اِس کے محافظ ہیں۔"

حواشی وحوالہ جات

1 محمد اقبال ۲۰ ذوالحجۃ ۱۲۸۹ھ / فروری ۱۸۷۳ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آباواَجداد "سپروگوت" کے کشمیری پنڈت تھے جو اٹھارویں صدی ہجری میں حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے تھے۔ والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ شمس العلماء میر حسن سے حصولِ علم کیا۔ ۱۸۹۹ء میں ایم۔ اے کیا۔ اگست ۱۹۰۵ء میں میونخ، جرمنی سے پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء کو وفات پاگئے۔
(اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۷: ۳۰ ومابعد، زیر اہتمام: دانش گاہِ پنجاب، لاہور، طبع اول: ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۱ء)

2 علامہ اقبال، ڈاکٹر محمد اقبال، ضرب کلیم، ص: ۶۸۳، بضمنِ: کلیات اقبال اردو، فضلی سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، کراچی، ۱۹۹۹ء

3 سورۃ الواقعہ ۵۶ :۷۴

4 سورۃ الاعلیٰ ۸۷ :۱

5 سورۃ العلق ۹۶ :۱

6 سورۃ المائدۃ ۵ :۴

7 سورۃ المائدۃ ۵:۵

8 سورۃ المائدۃ ۵ :۶

9 سورۃ المائدۃ ۵ :۹

10 سورۃ المائدۃ ۵ :۱۰

11 بہائیت کی بنیاد مرزا حسین علی نوری بہاء اللہ نے رکھی۔ اس کی پیدائش ۲ محرم ۱۲۳۳ھ / ۱۲ نومبر ۱۸۱۷ء کو تہران میں ہوئی اور وفات ۲ مئی ۱۸۹۲ء کو عکہ فلسطین میں ہوئی۔ [اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۵ :۹۰] آپ کو آپ کے مقتدا نے بہاء اللہ کا لقب دیا تھا جو شیراز میں ایک تاجر شیعہ گھرانے میں یکم محرم ۱۲۳۶ھ / ۱۹ اکتوبر ۱۸۲۰ء کو پیدا ہوا۔ بعض مآخذ میں اس کی تاریخ پیدائش یکم محرم ۱۲۳۵ھ / ۳۰ اکتوبر ۱۸۱۹ء بتائی گئی ہے۔ ایران میں کافی اکھاڑ پچھاڑ اور شورشیں برپا کرنے کے بعد اسے ایک عیسائی پلٹن نے اتوار کے روز ۲۸ شعبان ۱۲۶۶ھ / ۹ جولائی ۱۸۵۰ء کو دوپہر کے وقت قتل کر دیا۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۳: ۷۸۴ ـ ۷۹۰) بہائیت اسلام کا کوئی فرقہ نہیں بلکہ ایک الگ مذہب ہے اور اس کے ماننے والے اپنے خیال میں اسے دیگر مذاہب سے بہتر مانتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ قانونِ ارتقاء کا ایک طبعی نتیجہ ہے کہ جو بعد میں آتا ہے پہلے سے بہتر اور افضل ہوتا ہے۔ بہائی تعلیمات اور معتقدات کا بڑا حصہ اسماعیلی عقائد و تعلیمات سے مماثل ہے۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۵ :۹۹)

12 ہفت روزہ ختم نبوت، کراچی، جلد: ۸، شمارہ: ۳۸

13 ماہنامہ الشریعۃ، گوجرانوالہ، جلد: ۱، شمار: ۷، صفحہ: ۱۶

14 سورۃ الحجر ۱۵ :۹

15 بہائیت کی بنیاد مرزا حسین علی نوری بہاء اللہ نے رکھی۔ اس کی پیدائش ۲ محرم ۱۲۳۳ھ / ۱۲ نومبر ۱۸۱۷ء کو تہران میں ہوئی اور وفات ۲ مئی ۱۸۹۲ء کو عکہ فلسطین میں ہوئی۔ [اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۵ :۹۰] آپ کو آپ کے مقتدا نے بہاء اللہ کا لقب دیا تھا جو شیراز میں ایک تاجر شیعہ گھرانے میں یکم محرم ۱۲۳۶ھ / ۱۹ اکتوبر ۱۸۲۰ء کو پیدا ہوا۔ بعض مآخذ میں اس کی تاریخ پیدائش یکم محرم ۱۲۳۵ھ / ۳۰ اکتوبر ۱۸۱۹ء بتائی گئی ہے۔ ایران میں کافی اکھاڑ پچھاڑ اور شورشیں برپا کرنے کے بعد اسے ایک عیسائی پلٹن نے اتوار کے روز ۲۸ شعبان ۱۲۶۶ھ / ۹ جولائی ۱۸۵۰ء کو دوپہر کے وقت قتل کر دیا۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۳: ۷۸۴ ـ ۷۹۰) بہائیت اسلام کا کوئی فرقہ نہیں بلکہ ایک الگ مذہب ہے اور اس کے ماننے والے اپنے خیال میں اسے دیگر مذاہب سے بہتر مانتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ قانونِ ارتقاء کا ایک طبعی نتیجہ ہے کہ جو بعد میں آتا ہے پہلے سے بہتر اور افضل ہوتا ہے۔ بہائی تعلیمات اور معتقدات کا بڑا حصہ اسماعیلی عقائد و تعلیمات سے مماثل ہے۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۵ :۹۹)

16 سورۃ الحجر ۱۵ :۹